عہدِ نبویؐ میں خواتین کی تفریحی سرگرمیاں، تحقیقی جائزہ

A Critical Analysis of Recreational Activities of Women in the Prophetic Era

Dr. Syeda Taj Bibi [1]

Abstract:

This research article critically analyzes the involvement of women in sports and recreational activities during the Prophetic Era in Islamic history, focusing on the life of Prophet Muhammad (peace be upon him). Utilizing a multidisciplinary approach, the study delves into historical texts, hadith and scholarly interpretations to elucidate the extent and nature of women's participation in physical activities during this pivotal era. By examining primary sources such as Sahih Bukhari and Sahih Muslim, the research identifies instances of women engaging in various sports and leisure activities, aiming to uncover the cultural, religious and societal factors that influenced their participation. The study explores the types of activities in which women were involved and assesses the broader implications on their physical well-being, empowerment and social integration. Through this analysis, the article seeks to contribute to a nuanced understanding of the historical context surrounding women's sports in early Islamic society. The findings may offer insights into the Prophet's encouragement of women's participation in physical activities, thereby informing contemporary discussions on women's roles in sports within the broader framework of Islamic history and culture. This research aims to bridge historical knowledge with current discourse, emphasizing the importance of contextualized perspectives on women's engagement in sports.

Keywords: *Women, Sports, Recreation, Prophetic Era, Islamic History, Hadith, Empowerment*

عہد نبوی، اسلامی تاریخ کا ایک اہم دور ہے۔ تحقیق ہذا عہد نبوی کے دوران جسمانی و تفریحی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت سے متعلق تاریخی باریکیوں کا تنقیدی تجزیہ پیش کرتی ہے۔ اگرچہ موجودہ سکالرز نے اسلامی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر بڑے پیمانے پر تحقیقی کام کیا ہے، لیکن عہد نبوی کے تناظر میں کھیلوں اور تفریحی سرگرمیوں میں خواتین کی مشغولیت کا جائزہ ایک ایسا پہلو ہے جو ہنوز تحقیق کا مستحق ہے۔ احادیث اور تاریخی متون سمیت بنیادی ماخذ پر روشنی ڈالتے ہوئے، اس مطالعہ کا مقصد کھیلوں میں خواتین کی شمولیت کے آثار و شواہد کو جمع کرنا، ان کی سرگرمیوں کی نوعیت اور ان کی

---

[1]. Government Girls High School, Lodhran-Pakistan

ان سر گرمیوں کے اثرات اور سماجی عوامل پر روشنی ڈالنا ہے۔ عصرِ حاضر میں خواتین کے کھیلوں کے حوالے سے ثقافتی، مذہبی اور سماجی رویوں کو سمجھنا ان کی جسمانی تندرستی، بااختیار بنانے اور معاشرے میں انضمام کے وسیع تر اثرات کو سمجھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں عورتوں کے کھیل اور تفریحی سر گرمیوں کے بارے میں جو شواہد ملتے ہیں جو کہ ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

۱۔ آرائش وزیبائش:

سجنا سنورنا عورت کا حق ہے۔ قرآن کریم میں عورت کا وصف بیان کیا گیا ہے:

"اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ O [2]

"کیا (اللہ کی اولاد لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں؟"

عورتیں ریشم پہن سکتی ہیں۔ سونے چاندی کے زیورات استعمال کر سکتی ہیں۔ بلکہ بوقت ضرورت ادھار لے کر بھی زیب وزینت اختیار کر سکتی ہے۔ عورت اپنی زینت کو غیر محرم سے چھپانے کی پابند ہے۔ حتیٰ کہ وہ خوشبو نہیں استعمال کر سکتی ہیں اور نہ ہی ناز و فخر کے ساتھ اٹھلا کر چل سکتی ہے۔

۲۔ باہم قصہ گوئی:

صحیح بخاری میں ہے کہ گیارہ عورتیں مل کر بیٹھیں اور انہوں نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے خاوندوں کا قصہ سنایا جس کی تفصیل حضرت محمد ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کو سنائی جو ان خاوندوں میں سب سے بہتر تھا وہ ابو زرع تھا اس کا ذکر کر کے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ میں تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کیلئے۔ سیدہ عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" كنت لک کابی زرع لام زرع۔"[3]

"میں تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کیلئے۔"

اس حدیث سے عورتوں کا مل بیٹھ کر قصے گوئی کرنا ثابت ہوتا ہے البتہ چغلی حرام ہے۔

---

[2]۔ الزخرف، ۴۳:۱۸۔

Zukhruf, 43:18

[3]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۲/۷۷۹۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al Jāme al Sahīh*, Karachi: Qadeemi Kutub Khana, 779/2

۳۔ شتر سواری:

عرب کی عورتوں کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں حدیث مبارکہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں یہ بات آپ ﷺ نے قریش کی عورتوں کے بارے میں فرمائی تھی۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خير نسآءٍ ركبن الابل قال احدهما صالح نسآء قريش وقال الاخر نسآء قريش احناه على يتيمٍ فى صغرهٖ وارعاه علىٰ زوجٍ فى ذات يدهٖ۔"[4]

"بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی۔ سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔"

۴۔ شاعری :

عرب قوم دیگر خوبیوں کے ساتھ شاعری میں بھی خصوصی مہارت رکھتے تھے اور ان کے ہاں شاعری کرنا باقاعدہ ایک قابل فخر بات سمجھی جاتی تھی اور شاعری کرنے والے شخص پر سارا قبیلہ فخر کرتا تھا اس کے باقاعدہ میلے منعقد کروائے جاتے تھے اور مردوں کے ساتھ عورتیں بھی اس فن میں پیچھے نہ تھیں اور اکثر اوقات اپنے جوانوں کو جوش دلانے کیلئے ان کے ساتھ لڑائیوں میں بھی جایا کرتی تھیں لیکن اسلام سے پہلے عرب کی شاعری فواحش اور لغویات پر مشتمل تھی اسلام کا خاصہ ہے کہ وہ انسانی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے انہیں درست سمت عطا کرتا ہے شاعری کے بارے میں بھی اسلام نے اسی طرح کا رویہ اپنایا جس سے انسانی معاشرے کی اصلاح ہو جائے ڈاکٹر فرحت نسیم علوی لکھتی ہیں:

"شعر کے بارے میں اسلام کا موقف بالکل واضح ہے اور یہ وہی موقف ہے جو تمام فنون کے بارے میں ہے اور وہ یہ ہے کہ ادب خصوصاً اور دیگر فنون وقتی طور پر لطف اندوز ہونے کیلئے ہوتے ہیں البتہ ان کا ضمنی ہدف بھلائی کی دعوت اور لوگوں کو اچھے اخلاق پر ابھارنا ہوتا ہے ادب اگر اس ہدف سے خالی ہو تو برائی کا علمبردار بن جاتا ہے اس لئے اسلام اچھے اشعار کی طرف دعوت دیتا ہے اور برے اشعار سے نفرت دلاتا ہے۔"[5]

4۔ مسلم، الجامع الصحیح، کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۲/۳۰۷۔
Muslim bin Hujjaj, *Al Jāme al Sahīh*, Karachi: Qadeemi Kutub Khana, 307/2

5۔ فرحت نسیم علوی، قرونِ اولیٰ کی مسلم شاعرات، مقالہ ایم اے، ادارہ علومِ اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور، ۱۹۹۴ء، ص: ۴۱۔
Farhat Naseem Alvi, *Qurūn e Oūlā kī Muslim Shā'irāt*, Lahore: Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, 1994, p.41

اسلام کے دائرہ میں آنے والی خواتین نے شاعری کے میدان میں بھی اسلام کی ہدایات کے مطابق اپنے دکھ کے جذبات کا اظہار احسن انداز میں کیا جس کی مثال حضرت اسماء بنتِ ابی بکرؓ کے اپنے شوہر حضرت زبیرؓ کی شہادت پر پڑھے جانے والے اشعار ہیں:

غدر ابن جرموز بفارس بهمة　　یوم الهیاج وکان غیرمعرّد

یا عمرو لو بنهته لوجدته　　لاطائشاً رعش الجنان ولا الید

ثکلتک امک ان قتلت لمسلماً　　حلّت علیک عقوبة المتعمّد

اپنے بیٹے عبداللہؓ کو کھلاتے ہوئے یہ شعر کہے:

أبیض کالسیف الحسام الابریق بین الحواری وبین الصدیق

ظنی به ورب ظن تحقیق　　والله أهل الفضلا أهل التوفیق۔[6]

حضرت اسماء بنتِ ابو بکرؓ اولین صحابیاتؓ میں سے تھیں اور صحابہؓ و صحابیاتؓ کی زندگیاں آپ ﷺ کی سنت اور احکامات کی پابند تھیں۔

۵۔ جسمانی سر گرمیاں:

عہدِ نبوی میں خواتین صرف گھر کی چار دیواری تک محدود نہ تھیں بلکہ تحفظات کے ساتھ گھر سے باہر جسمانی سر گرمیاں بھی حسبِ ضرورت اختیار کر لیتی تھیں حدیث کی کتب میں ہے کہ خاتم الانبیاء ﷺ نے سیدہ عائشہؓ کے ساتھ دو دفعہ باہر کھلی جگہ میں دوڑ لگائی ایک دفعہ عائشہ ﷺ سبقت لے گئیں۔ دوسری دفعہ رسول ﷺ آگے نکل گئے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

"میں اور آپ ﷺ دوڑے تو میں آگے نکل گئی پھر جب میں موٹی ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ دوڑے آپ ﷺ آگے نکل گئے آپ ﷺ نے فرمایا اس کا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی۔"[7]

۶۔ گڑیا اور کھلونے:

ام المومنین حضرت عائشہؓ جب رخصت ہو کر آپ ﷺ کے گھر تشریف لائیں تو ان کے کھلونے اور گڑیائیں بھی ساتھ آئیں ان کی سہیلیاں آتیں وہ ان کے ساتھ مل کر کھیلتیں جب رسول ﷺ تشریف لاتے تو چلی جاتیں اور جب آپ ﷺ

---

[6]۔ فرحت نسیم علوی، قرونِ اولی کی مسلم شاعرات، ص: ۷۶۔
Farhat Naseem Alvi, *Qurūn e Oūlā kī Muslim Shā'irāt*, p.76

[7]۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۳۷۱/۲۔
Abu Dawood, Suleman bin Ash'as, *Al Sunan*, Karachi: Qadeemi Kutub Khana,371/2

نکل جاتے تو دوبارہ آجاتیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

"کنت العب بالبنات فربما دخل علی رسول اللهﷺ الجواری فاذا دخل خرجن واذا خرج دخلن۔"[8]

"میں گڑیوں سے کھیلتی تھی تو کبھی رسول اللہ ﷺ میرے پاس آتے اور لڑکیاں بیٹھی ہوتیں جب آپ ﷺ آتے تو وہ چلی جاتیں اور جب آپ ﷺ چلے جاتے تو وہ آجاتیں۔"

اگرچہ کھلونے اور گڑیا سے کھیلنا چھوٹی عمر کی بچیوں کا مشغلہ تھا لیکن حضرت عائشہؓ شادی شدہ تھیں اور رخصت ہو کر اپنے خاوند کے گھر آچکی تھیں۔ معلوم ہوا کہ یہ مشغلہ بالغہ عورتوں کیلئے بھی ممنوع نہ تھا۔

۷۔دف بجانا:

دف بجانا اگرچہ چھوٹی عمر کی بچیوں کا مشغلہ ہے اور آپ ﷺ کے سامنے بچیاں دف بجارہی تھیں تو آپ ﷺ نے وہی گیت گانے کو کہا جو پہلے گارہی تھیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

"جب میرا جلوہ ہوا (خاوند کے سامنے کی گئی) اس نے مجھ سے صحبت کی اس کے دوسرے روز صبح کو آپ ﷺ تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے جیسے تو اے خالد! اس وقت بیٹھا ہے اور ہماری چند لڑکیاں اس وقت دف بجارہی تھیں ہمارے بزرگوں کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں مارے گئے تھے، اتنے میں ایک لڑکی یہ مصرعہ گانے لگی ایک پیغمبر ہم میں ہیں جو جانتے ہیں کل کی بات یعنی کل کی ہونے والی بات، آپ ﷺ نے فرمایا یہ مت گاؤ، جو تو پہلے گارہی تھی، وہ گاؤ۔"[9]

لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بڑی عمر کی عورتوں کیلئے بھی بعض مواقع پر دف بجانا جائز قرار دیا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ ایک دلہن کو ایک انصاری مرد کے پاس لے گئیں، آپ ﷺ نے فرمایا

"انها زفت امرأة الی رجل من الانصار، فقال نبی الله :یا عائشه ما کان معکم لهو، فان الانصار یعجبهم اللهو۔"[10]

---

[8]۔ابوداؤد، السنن، ۲/۳۲۷۔

Abu Dawood, *Al Sunan*, 327/2

[9]۔بخاری، الجامع الصحیح، ۲/۷۷۳۔

Bukhari, *Al Jāme Al Sahīh*, 773/2

[10]۔ایضاً، ۲/۷۷۵۔

ibid, 775/2

"عائشہؓ تمہارے ساتھ کچھ گانا بجانا تو تھا ہی نہیں (خالی خولی چپ چپاتی دلہن کو لے گئیں) دیکھو انصاری لوگ گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔"

۸۔مزاح:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی خاتون آپ ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے ازراہِ مزاح فرمایا جنت میں کوئی بوڑھی بی بی داخل نہ ہو گی وہ کہنے لگی اسکی کیا وجہ ہے ؟ گویا پریشان سی ہو گئی تب آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم قرآن نہیں پڑھتیں قرآن میں ہے کہ

"اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۗءًO فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًاO"[11]

"ہم نے ان (کی بیویوں کو) خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے انہیں کنواریاں بنادیا ہے۔"

اسی طرح آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ ایک دوسرے سے خوش طبعی فرمالیا کرتے تھے، مگر دل آزاری سے لازماً احتراز کرتے تھے حدیث میں ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھے اونٹ کا بچہ دونگا وہ نہ سمجھا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ اونٹ کے بچے کا میں کیا کروں گا تو رسول ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ اونٹوں کے بچے ہی تو ہوتے ہیں۔

"عن انسؓ ان رجل اتی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ احملنی فقال النبی ﷺ انا حاملوک علی ولدنا قۃٍ قال وما اصنع بولدا لناقۃ فقال النبی ﷺ وھل تلد الابل الاالنوق۔"[12]

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سواری دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ہم تجھے سوار کر دیں گے اونٹنی کے بچے پر اس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر اونٹ کس کے بچے ہوتے ہیں، اونٹنیوں کے تو ہوتے ہیں۔"

اسی طرح صحابہؓ بھی مزاح کر لیا کرتے تھے غزوہ تبوک کے موقع پر آپ ﷺ ایک چھوٹے خیمے میں تھے کہ عوف بن مالک

---

[11] ۔الواقعہ (۵۶) ۳۵،۳۶۔

Al Wāq'eah, 56:

[12] ۔ابوداؤد، السنن، ۲،۳۳

Abu Dawood, *Al Sunan*, 33/2

الاشجعیؓ آئے اور سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انہیں اندر آنے کا کہا تو عوف بن مالک کہنے لگے کہ کیا سارے کا سارا اندر آجاؤں؟ اشارہ چھوٹے خیمے کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سارے کے سارے آجاؤ۔

"عن عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللهﷺ فی غزوة تبوک وهو فی قبّة من ادم فسلّمت فردّوقال ادخل فقلت اکلّی یا رسول اللهﷺ قال کلّک فدخلت۔"[13]

"عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا غزوہ تبوک میں آپ ﷺ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ میں نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤں آپ ﷺ نے فرمایا بالکل تو میں اندر چلا گیا۔"

۹۔ موسم کے مزے:

ٹھنڈی ہوا اور بارشیں آپ ﷺ کو پسند تھیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ بارش شروع ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے بدن سے کپڑے کھول دیئے اور بارش کے چھینٹے اپنے جسدِ اطہر پر وصول کرنے لگے۔ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: اس لئے کہ وہ ابھی ابھی اپنے رب کی طرف سے آئی ہے۔ گویا آپ ﷺ نے بارش کو رحمت سمجھا اور بدن پر وصول فرمایا۔

"عن انسؓ قال اصابنا ونحن مع رسول الله ﷺ مطر قال فحسر رسول الله ﷺ ثوبه حتی اصابه من المطر فقلنا یا رسول اللهﷺ لم صنعت هذا قال لانه حدیث عهدٍ بربه عزّوجلّ۔"[14]

"انسؓ نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سو کھول دیا آپ ﷺ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ ﷺ پر مینہ اور ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔"

آج کا نوجوان اگر اصلاح پسندی چاہتا ہے تو لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرے اور جوانی کی پریشانیوں اور مسائل سے نجات حاصل کرنے کیلئے مکمل راہنمائی حاصل کرے اور درج بالا بیان کردہ چند واقعات سے سبق حاصل

13۔ ابوداؤد، السنن، ۲، ۳۳۴، ۳۳۵۔

Abu Dawood, *Al Sunan*, 335,336/2

14۔ مسلم، الجامع الصحیح، ۱، ۲۹۴۔

Muslim, *Al Jāme Al Sahīh*, 294/1

کر کے اپنے لحاتِ فرصت کو درست سمت دے تاکہ وہ معاشرے کا کارآمد جزو بن جائے۔ عہدِ نبوی ﷺ کی خواتین کے خصوصی کھیل اور مخصوص تفریحی سر گرمیوں پر سیر حاصل معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مذکورہ بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دینِ اسلام ایک وسیع مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو ایک فطری حد میں رہتے ہوئے ہر قسم کی آزادی فراہم کرتا ہے اور یہ کہ اسلام میں ورزش اور تفریحی سر گرمیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور ترغیب دی گئی ہے:

"وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔" [15]

"اور اپنی قوت تیار رکھیں۔"

نتیجہ بحث:

عہد نبوی کے دوران خواتین کے کھیلوں اور تفریحی سر گرمیوں کے تحقیق و تجزیے میں یہ مضمون اسلامی تاریخ کے اب تک کے ایک ایسے پہلو پر روشنی ڈالتا ہے جن پر اب تک تحقیق نہیں ہوئی۔ احادیث اور تاریخی متون سمیت بنیادی مآخذ کے کثیر الجہتی مطالعے نے پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی کے دوران مختلف جسمانی مشاغل میں خواتین کی شرکت کے حقائق کو منکشف کیا ہے۔ یہ نتائج پیغمبرانہ دور کے وسیع تر ثقافتی اور مذہبی فریم ورک کے اندر کھیلوں میں خواتین کی شمولیت کو شریعت کے ساتھ ساتھ دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق بنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ خواتین کی جسمانی سر گرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے واقعات دقیانوسی تصورات کی نفی کرتے ہیں اور ابتدائی اسلامی معاشرے کی ایک ایسی جہت کو اجاگر کرتے ہیں جو اکثر تاریخی گفتگو میں غالب رہتا ہے۔ تفریحی سر گرمیوں میں خواتین کی شرکت کے لیے نبی ﷺ کی حوصلہ افزائی ایک اہم پہلو ہے جس کے نتیجے میں خواتین کو بااختیار بنانے کے علاوہ ان کو سماجی کردار ادا کرنے کے لیے ترغیب دیتا ہے۔

---

[15] ۔الانفال،۸:۶۰۔

Al Anfāl, 8:6